Registered. L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۷ ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۰ ستمبر ۱۹۰۹ء جلد ۳۷

سی-ایل-ایس سوسائٹی کی اُردو کتابیں

رسالجات دلچسپ

ذنوب محمدیہ	۳ پائی
اے آدم تو کہاں ہے	،،
ایک مجروح سپاہی	،،
مسیحی دین کی صداقت	،،
بندرگاہ میں داخل ہونا	،،
معجزہ	،،
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو	،،
ارے اے سب لوگو	،،
سچی اور جھوٹی خیرات	،،
صفائی کی ضرورت	،،
تاریخ پلیگ	،،
ہدایت المتربن	،،

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت ہسپتال	رام پال سنگھ	ہیرا کا قصہ
شریف بیبیاں	جاپان کے حالات	چندر لیلا
لارڈ کلایو ہند میں	تاریخ یونان	رابنسن کروسو
تاریخ مصر	مرقع روس	فوز العظیم

یہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں

نئی کتابیں

خاندانی فرائض	۴ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح اخلاق	۴ر
اصلاح زراعت	ار ۳ پائی
اصلاح حفظان صحت	ار
صنعت و دستکاری کی ترقی	۲ر
افلاس ہند کا علاج	ار
الکفارہ	۳ پائی
ویدک تصنیفات	ار ۳ پائی
اسلام میں مسیح	ار ۳ پائی
آواگون یا ابدی زندگی	۲ر
سیر ہند با تصویر	عہ
شریف بیبیاں	۳ر ۲

ہدایت تیمارداران

کیا کوئی بیماروں کی خدمت اور خبرگیری سیکھنا چاہتا ہے؟ شاید یہ بیمار آپ کے گھر کے شریک ہونگے اس کتاب میں اس کی پوری خبر مل سکتی ہے قیمت ایک روپیہ عہ

یہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ ۱۰ استمبر ۱۹۰۹ء

سلطنت روم میں آزادگی

مندرجہ بالا عنوان کے نیچے ایک ولایتی اخبار رقمطراز ہے کہ ینگ ترکوں کی نیتہائی سے ایک نیک نتیجہ صادر ہوگا کہ روم میں آزادگی تحت نشین ہوگی یعنی حکومت میں آزادگی اور نیز دینی معاملات میں آزادگی ہونے والی ہے۔ ڈاکٹر ای۔ ایل برٹن مختصراً یوں بیان کرتے ہیں کہ ہر ایک فرقہ اور اہل زبان نئے انتظام کی بابت جو پارلیمنٹ سے کیا جاتا ہے پابند و خیرخواہ ہے۔

۲۔ سابق شاہ حمید و ویم کی پارٹی سب لوگوں کے سامنے ناپسند ہو گئی سوائے ان کے جو اس سے اپنے پنچ کے فائدے اُٹھاتے تھے

۳۔ کانسٹی ٹیوشنل پارٹی کی اس کارروائی سے جو پھر بحال ہونے کے بعد وقوع میں آئی یقین کامل ہوتا ہے۔ کہ سرکاری انتظام مسیحی حکومتوں کے قاعدے کے مطابق ہوگا۔ اور نہ کہ سابق کی طرح جس میں صرف مسلمانوں کا فائدہ مدنظر تھا پر عیسائیوں کی کچھ پرواہ نہ تھی۔

۴۔ نئے انتظام میں صلاح و سلامتی کی پالیسی ہوگی حکمت و ہنر زراعت اور دستکاری کی ترقی کی طرف خیال کیا جائے گا۔

۵۔ نئی پارٹی کے بزرگ اس بات کے کوشاں ہیں کہ ملک میں بیس صدی کی تعلیم کا انتظام کیا جاوے۔

۶۔ آزادگی میں تقریر کرنا اور تحریر شایع کرنے کی اجازت دیجائے گی۔

۷۔ نئے انتظام میں تمام ملک میں عوام الناس کا درجہ دینی و دنیاوی امورات میں مساوی ہوگا۔

۸۔ تمام علما شیخ الاسلام کی معرفت قرار دے چکے ہیں کہ کانسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ اسلام کی شرع کا بر خلاف نہیں ہے۔ اور کہ کانسٹی ٹیوشن کے اندر اہل عیسائی اور اہل اسلام کے حقوق برابر ہیں۔

۹۔ عوام کی حکومت شروع ہوگی

خدا چاہے کہ ایسا ہی ہو   ای۔ ایم ڈبلیو

روم کی سلطنت میں ۱۵۰۰۰۰ میل مربع ہیں۔ اور یہاں پر ۲۹۰۰۰۰۰ باشندے ہیں ان میں سے دو حصے مسلمان ہیں اور ایک حصہ عیسائی ہیں۔ یہ عیسائی کئی کئی فرقوں میں تقسیم ہیں۔ جو ذیل میں ہیں یعنے ارمینی۔ یونانی کیتھولک سریانی۔ یعقوبی۔ قبطی۔ بلگر۔ پروٹسٹنٹ اور رومی کیتھولک ان کے درمیان ۳۰ مشنری سوسائٹیاں کام کرتی ہیں۔ اور ان کے وسیلے سے ۲۰۰۰ آدمی عشائے ربانی میں شامل ہوتے ہیں اور کل ۶۰۰۰ آدمی کلیسیاؤں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ۵ ہائی اسکول اور کالج ہیں ۶۵ ہسپتال اور شفاخانے ہیں جن میں قریب ۲۰۰۰۰ بیماروں کی خبر لی جاتی ہے۔ آج تک رومی سلطنت کی فوج میں کوئی عیسائی داخل نہیں ہو سکتا تھا جب تک دین کو ترک کر کے مسلمان نہ ہو جاوے۔ فی الحال خبر آئی ہے کہ محمد شفقت پاشا نے جو سپہ سالار ہیں قسطنطنیہ کے پٹری یارک کو اطلاع دی ہے کہ آئندہ کو فوج کا چوتھائی حصہ سپاہی مسیحی ہوا کرینگے۔ علاوہ اس کے وہ پولس میں بھی شامل ہونگے۔

لنڈن ٹائمس کا رسپانڈنٹ فرماتے ہیں۔ کہ اس انتظام سے آرمینی اور بلگیری لوگ بہت خوش ہو جاوینگے اور آئندہ کو بیچارے عیسائیوں پر وہ حالت جس میں وہ صدہا لوگ مارے جاتے تھے پھر نہ ہوا کرے گی۔

انتظام مذکورہ بالا اگر قائم کیا جاوے تو سلطنت روم کو از حد فائدہ ہوگا   ای۔ ایم۔ ڈبلیو۔

ہم اپنے اخبار کے صیغہ مراسلات میں مسٹر ایم۔ ایل رلیا رام بی۔ اے ایل۔ ایل بی وکیل چیف کورٹ امرتسر کی طرف سے ایک مضمون بعنوان "دیسی مسیحیوں کو ملکی انتظام میں کہاں تک حصہ لینا چاہئے" درج کرتے ہیں۔ اور مسیحی ناظرین سے التماس کرتے ہیں کہ اس ضروری امر میں جو ہمارے غور کے لائق ہے بخوبی سوچ سمجھ کر رائے زنی کریں۔

ہم بڑی خوشی سے ایک خط کسی جگہ درج کرتے ہیں جو ہمارے پاس ڈیوٹن متصل کیرو ملک مصر سے آیا ہے جس میں نو مریدہ مسیحیوں نے جو اسلام سے مسیحی مذہب میں آگئے ہیں تمام دنیا کے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں سلام بھیجکر دعوت نجات بخش پیش کی ہے۔ وہ خط عربی میں ہے جس کو ہم بجنسہ درج کر کے اس کا ترجمہ بھی شایع کرتے ہیں۔ تاکہ عربی کو نہ سمجھنے والے صاحبان اس کے مطالب سے واقف ہو جاویں۔ ان کے نام معہ سکونت اور نشانات بھی کے درج کر دیئے ہیں۔ تاکہ اگر کوئی صاحب چاہے تو ان سے خط و کتابت بھی کر سکے۔ ہماری دعا ہے کہ تمام مسیحی ناظرین ان نو مریدوں کے مضبوطی ایمان اور روحانی برکتوں کے لئے خدا سے دعا مانگیں۔

شاید ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے ایک نوٹ میں ذکر کیا تھا کہ لالہ دنیا ناتھ صاحب نے "قرآن اور پالٹیکس" ایک مضمون پرکاش کے کالموں میں شایع کرایا تھا۔ جس پر مسلمان بھائی برافروختہ ہو رہے ہیں۔ اب ہمعصر اہل حدیث اس کا جواب دیتے ہوئے اول قبول کرتا ہے کہ ضرور قرآن میں پالٹیکس ہے۔ لیجئے لالہ صاحب آپ کے مضمون کی تصدیق ہوگئی۔ اور اب آپ کا آدھا سوال باقی رہ گیا ہے۔ جس کی تردید اہل حدیث کرنے لگا ہے۔ دیکھیں کہ اس کی تردید ہوتی ہے کہ آخر کار اس کو بھی تسلیم و قبول کیا جاتا ہے۔ اب آگے آپ

جائیں اور وہ - پھر معاصر اہلحدیث کے ذیل کے فقروں کو پڑھکر ہمکو تعجب آیا کہ "قرآن مجید میں ہم نے بہت تلاش کی کہ کہیں سے کوئی آیت اس مضمون کی مل جاوے جس کا مطلب یہ ہو کہ کفار کو جبراً مسلمان بناؤ تاکہ ہم اپنے پر یہی مشرق آریوں اور ان کے استاد عیسائیوں کی تصدیق رکھتے جو کہتے ہیں کہ اسلام جبر کی تعلیم دیتا ہے مگر افسوس کہ ہم اس میں کامیاب نہ ہوئے الخ" - ہم معاصر کو خاص خاص آیتیں صرف حوالہ دیکر اشارۃً دکھلاتے ہیں - چاہیئے کہ معاصر ان کا مطالعہ کرے - ان میں دین کیلئے لڑنے کی ترغیب صاف ہے - سپارہ ۵ اور سورۃ النساء رکوع ۱۴ - اور پھر سپارہ ۱۰ اور سورۃ الانفال رکوع ۹ اور رکوع ۱۰ دین کی لڑائی سے بھرا ہوا ہے پھر سپارہ ۱۰ رکوع ۲ و ۴ - اور رکوع ۱۰ پھر سپارہ ۱۱ رکوع ۱۶ - سپارہ ۲۶ سورۃ محمد رکوع ۱ - تعجب ہے کہ معاصر کو ایک آیت نہیں ملتی - پر ہم بیشمار آیتوں میں سے چند ایک درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں -

---

خبر آئی ہے کہ شمالی قطب North pole دریافت ہو گیا ہے - ڈاکٹر ایف اے کاسٹ جو ایک مشہور سیاح ہیں - امریکہ سے روانہ ہوئے بدیں مراد کہ شمالی قطب تک جاویں - ایک صدی سے زیادہ عرصہ ہوا کہ جب سے مسافر شمالی قطب کو دریافت کرنے کا قصد کر رہے ہیں کتنے آدمی ناکامیاب ہو کر جاں بحق ہو گئے - اگر اس خبر میں غلطی نہ ہوئی تو صاحب موصوف کی بڑی عزت کا باعث ہو گی

کنور رگھبیر سنگھ ڈائریکٹر اور خزانچی واسطے راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب متعلق ٹرسٹ فنڈ مقام گورداسپور اپنی رپورٹ واسطے ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۹ء کے فرماتے ہیں کہ فنڈ مذکور سے بہت فائدہ پہونچایا گیا ہے اس فنڈ میں ۰۰۰۰۵ روپیہ ڈالے گئے تھے جس کا سود تین قسم کے کاموں میں خرچ کیا جاتا ہے - (۱) وظیفے جن سے مسیحی طالب علم کالج میں تعلیم پا سکیں (۲) وظیفے جن سے ملک کے مسیحی حرفت و ہنر کے کاموں میں تعلیم یافتہ بن جاویں (۳) وظیفے واسطے واعظان انجیل جس میں ایک تو سی - ایم مشن دوسرا امریکہ کی پریسبٹیرین مشن ہو - اور شرط ہو کہ وہ پنجابی یتیم ہوں آج تک اس فنڈ کے وسیلے سے ۲ طالب علموں نے بی اے یا ایم اے پاس کیا ہے اور دیگر طالب علم فی الحال پنجاب یونیورسٹی کے امتحانوں کے لئے تیاری کر رہے ہیں ۴۰ طالب علم ہنر و حرفت سیکھنے کے وظیفے پا چکے ہیں اور پچھلے پانچ برس سے وہ مبشر انجیل پنجاب میں خدمت کر رہے ہیں اس فنڈ کے وسیلے سے پنجاب کی مسیحی جماعت کو بہت فائدہ پہونچ رہا ہے - اور آئندہ میں بھی پہونچتا رہیگا امید ہے کہ تمام مسیحی جماعتیں راجہ سر ہرنام سنگھ کے دلی شکر گزار رہینگے - ای - ایم - ڈبلیو

سال رواں میں کئی جگہ کنونشنز ہونے والی ہیں - ایک کنونشن ماہ اکتوبر میں ۱۸ سے ۱۸ تک مقام جہلم میں ہونے والی ہے جس میں بولنے والوں کے نام ذیل میں دیئے گئے ہیں پادری جے ہینگوران جونس - پادری پی ایم بک - پادری بھولل پادری جے - آر - چٹا مبر - پادری این - اے - فیس - ای - ایس کروا سکوئر - پادری گنڈا مل - اور مس ایم - اے - لورمور - اور ایک کنونشن لینوبلی میں ماہ نومبر میں ہو گی جو ۱۱ سے ۱۵ تک رہیگی - اور ایک آگرہ میں بڑی بھاری کنونشن ہو گی جو سی - ای - ورلڈس کنونشن کے نام سے مشہور ہے - جس کا پروگرام بھی شائع ہو چکا ہے - اور ماہ رواں میں سیالکوٹ کنونشن بھی ہونے والی ہے - ہماری دعا ہے کہ خدا ان کنونشنوں پر اپنی پاک روح کی برکت بخشے تاکہ اس کے تمام بندے روح القدس سے معمور ہو کر ملک ہندوستان میں زندگی ڈالنے کے لائق ہو جاویں - اور خدا کا جلال ظاہر ہو کیونکہ ہندوستان کی فتح ایسوں ہی کے سر پر ہے - اور ان کی بڑی ضرورت ہے -

---

لالہ دینا ناتھ صاحب جنہوں نے "قرآن اور پالٹیکس" کے متعلق معاصر پرکاش میں مسلسل کئی مضامین لکھے تھے اب پھر مطبوعہ ۵ ستمبر ۱۹۰۹ء کے قریب ۲ کالم اور تحریر کئے ہیں جسکے موٹے موٹے عنوان یہ ہیں "جنگ بدر کی کامیابی" "شان سوہیو دیگی جلادطنی" "شمشیر عرب کی تلوار" وغیرہ وغیرہ یہ مضمون بھی قابل غور ہے -

---

ریویوز

پنجابی زبور - خدا کی حمد و ستائش کے گیت - اس نام کی کتاب یو - پی مشن کی کمیٹی کی طرف سے شائع کی گئی ہے جو پنجابی زبان میں میڈیکل ہال پریس بنارس میں چھپی ہے یہ رومن حروف میں ہے کاغذ اور چھپائی اچھی ہے - اس میں زبوروں کے نوٹ بھی درج ہیں - غرضکہ ہر بات میں یہ کتاب مکمل ہے - ہم نے اس کے پنجابی کے زبور پڑھے ہیں - اور معلوم ہوتا ہے کہ بہت اچھے ہیں - پنجابی کے شائقوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کو جو ہر صورت میں اچھی اور جلد بھی خوبصورت اور مضبوط ہے منگوا کر پڑھیں - اور اپنی بولی میں حمد الہی گاویں - اس کی قیمت سے ہم کو آگہی نہیں - یہ بک ڈپو یا رسی ٹری امریکن یو - پی - مشن گوجرانوالہ سے ملسکتی ہے -

---

ہوائی کرہ کے عجائبات - اس نام کی کتاب The wonders of the Atmosphere ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو پہلے "ترقی" لاہور میں شائع ہوا تھا اور اب کتاب کی صورت میں چھپکر ریویو کے لئے ہمارے پاس آئی ہے جس میں نہایت عجیب و غریب حالات ہوائی کرہ کے درج ہیں - اور دلچسپ بیان میں ہوائی کرہ کی ساخت و بناوٹ وزن رنگت اور گردش وغیرہ وغیرہ کا عجیب بیان لکھا گیا ہے اور اسباب کا عجیب بیان کیا گیا ہے - کہ شبنم کہر اور بادل کس طرح بنتے ہیں اور کیونکر ہوا میں اڑ سکتے ہیں - یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب ہے - اور کاغذ اور چھپائی عمدہ ہے - اور قیمت صرف ۲ر ہے جو پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے ملسکتی ہے -

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ - وہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتا۔ کہ اسلامی تعلیم عقل کے برخلاف ہو۔ بلکہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ آنحضرت نے اپنی تعلیمات یہود اور نصاریٰ سے لی ہو +

اقول - کیوں نہیں کرتا ضرور یہی تو کرتا ہے اور بہت سی تعلیم خلاف عقل اور خلاف اخلاق اور خلاف نیچر کے ہے جو کہ اسلامی جاتی ہے اس میں تو کوئی کلام ہی نہیں۔ جو کچھ قرآن میں درج ہے۔ وہ بہت کچھ یہودیوں کی کتابوں اور بائبیل سے لیا گیا ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔ صدہا حوالے دکھلائے جاسکتے ہیں۔ عیسائیوں کا ایسا کہنا کسی طرح سے ثابت ہوگیا ہوتا۔ تو ہم بھی مان لیتے

قولہ - وہ ان تعلیمات کو جو قرآن مجید میں مندرج ہیں۔ عیسائیت اور یہودیت کے چشموں سے نکلی ہوئی بتاتا ہے الخ +

اقول - اس میں کیا شک ہے جو اس کو اور ان کتابوں کو پڑھے وہ خود معلوم کرسکتا ہے۔ کہ صاف معاملہ کیا ہے۔ ہاں ایک بات یاد آگئی بعض بعض باتوں میں غلطی بھی کی ہے شاید وہ سنی سنائی لکھی گئی۔ اور شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ معاملہ یہی نظر آتا ہے۔

قولہ - وہ ان تعلیمات کو جو قرآن مجید میں مندرج ہیں۔ عیسائیت اور یہودیت کے چشموں سے نکلی ہوئی بتاتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ ایسا کرنے سے اس نے قرآن شریف کے الہامی ہونے کے دعوے پر سخت حربہ چلایا ہے۔ گویا کہ اسی کے نزدیک الہامی کتاب ہونیکا معیار محض یہ ہو سکتا تھا۔ کہ اگر وہ نجات کی کوئی ایسی خود تراشیدہ تجویز پیش کرتا جیسی کہ عیسائیوں کی ہے۔ چونکہ قرآن شریف نجات کے لئے پہلے نبیوں سے کوئی نئی راہ نہیں بتلاتا۔ جیسا کہ قرآن مجید کے نزدیک نجات کسی انسانی خدا کی قربانی پر موقوف نہیں ہے اس لئے قرآن شریف مسیحی واعظ کی رائے میں خدا کا کلام نہیں ہو سکتا +

اقول - ایڈیٹر صاحب تمام و کمال قرآن شریف عیسائیت اور یہودیت کے چشموں سے کون نکلی ہوئی کہتا ہے؟ کہنا تو صرف یہ ہے کہ قرآن میں بعض بعض باتیں اور واقعات ان کتابوں سے لگی ہیں۔ پر اس کیساتھ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان کے علاوہ اور دیگر تعلیم ان کتابوں کے خلاف در برعکس ہے۔ اور اس کے علاوہ حدیثوں اور روایتوں کی باتیں پائی جاتی ہیں۔ خود تراشیدہ تجاویز جو ان کتابوں کے علاوہ قرآن میں موجود ہے۔ اسی پر تو حرف ہے۔ اور اس کی تردید مسیحی علماء کر چکے اور کر رہے ہیں۔ پہلے نبیوں نے تو جو کچھ پیشین گوئیاں وغیرہ کی ہیں وہ سب انجیل مقدس میں خداوند یسوع مسیح پر پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہیں۔ جس کو آپ نئی خود تراشیدہ تجویز بتلاتے ہیں۔ وہ تو ایک پرانی کہانی ہے جس کا آغاز تمام آدم کے وقت سے بلکہ قدیم الایام سے تھا۔ افسوس کہ کلام اللہ کو تو خود تراشیدہ تجویز کہا جاوے اور ادھر ادھر کے جمع کئے ہوئے مسالے کو حقیقت تصور کیا جاوے

اب رہی نجات کی بات۔ انسانی خدا کی قربانی پر نجات کا ماننا یہ نہ سمجھائیے کوئی نیا عقیدہ ہوگا جس کی طرف آپ کا اشارہ ہو۔ انجیل مقدس میں تو نجات کا دارومدار یسوع کلمۃ اللہ پر مبنی ہے۔ جو وجود انسانی میں مجسم ہوکر ظاہر ہوا۔ پر اس اسرار کا سمجھنا آپ کا کام نہیں ہے۔ نجات خدا سے ہے۔ یہ رتبہ اور کسی دوسرے کو دیا نہیں گیا۔ نبیوں سے یہ کام نہ ہوتا تھا اسلئے ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ ایزد باری نے خود نجات کا بھاری اور مشکل کام کیا نہ کہ کسی انسانی خدا نے۔ وہ خود مجسم ہوا جیسا کہ لکھا ہے کہ خدا نے اس جہان کو ایسا پیار کیا۔ کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے۔ وہ ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ قرآن شریف کے خدا کا کلام نہ ہونے کی دلائل سے بہت سی مسیحی کتابیں بھری ہوئی پڑی ہیں۔ جو مدت سے اشاعت پا چکی ہیں۔ ان کا مطالعہ کر لیجئے۔ اور اگر کوئی دعوےٰ بے دلیل کرتا چلا جاوے تو اس کا کیا علاج ہے؟

قولہ - یہ بات ہے کہ قرآن شریف کی تعلیمات انبیاء سابقین کی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔ عیسائی مشنری کے نزدیک اس کے جعلی ہونے کا ایک کافی ثبوت ہے۔

اقول - یہ بالکل غلط ہے لیکن باتوں کے ایرپھیر سے کسی بات کو ثابت کرنے کی کوشش کرنا کوئی راستی نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ قرآن انبیاء سابقین کی تعلیمات کے مطابق ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ ان سے بالکل مختلف ہے۔ جیسا کہ اس کی تعلیم سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔ اور نہ کوئی عیسائی کبھی یہ دعویٰ کرتا ہوا پایا گیا ہے کہ وہ اس بنا پر قرآن کو جعلی بتاتا ہو۔ بلکہ اس کے برعکس قرآن کے دیگر مسائل کو ظاہر کرتے ہوئے۔ یہ بات بثبوت کہی جاتی ہے کہ قرآن کے اصول انبیاء سابقین سے بالکل فرق ہیں۔ قرآن نہ تو توریت کے مطابق ہے۔ نہ زبور کے اور نہ ہی انجیل کے مطابق ہے۔ تو پھر وہ کون سے انبیاء ہیں۔ کہ جن کے وہ مطابق ہے؟ ذرا ایڈیٹر صاحب مہربانی سے اس کا جواب دیں۔

قولہ - اس کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور انبیاء سابقین کی تعلیمات کو بالکل مشابہ ثابت کرکے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی بے خبری میں شہادت دے جاتا ہے۔

اقول - ایڈیٹر صاحب آسمانی کتابوں کو ایسی شہادت کی مطلق ضرورت نہیں ہوتی وہ خود آپ میں اپنی سچائی کا ثبوت رکھتی ہیں وہ اپنی شہادت کیلئے قرآن شریف کی محتاج نہ تھیں۔ بلکہ ہمارا یہ کہنا ہے کہ قرآن بہت وجہ سے ان کا ناقل ہے نہ کہ ان کو ثابت اور قائم کرتا ہے۔ بلکہ اگرچہ اسکے اکثر قصص کو نقل کرتا پر اسکی حقیقت کا انکار کرتا اور اسلئے محض خلاف ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ انبیاء کی کتابوں کو

مراسلات

بیّنات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

وزیرچند کی تیسری اوجھن۔

یسوع ناصری کا سمت۔

وزیرچند صاحب نے صفحہ ۲۶ سے ۵۰ میں یسوع ناصری کے جنم دن اور جنم استھان کی نسبت بعض مسیحی علما کی اختلاف رائے بیان کر کے نتیجہ اپنے مُحقق ڈورن صاحب کی رائے کے مطابق لکھ دیا ہے کہ انجیلی یسوع ایک فرضی وجود ہے۔ اس قسم کا مسیح جس کی کہ بائبل وعویدار ہے کبھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ (دیکھو بائبل منتھس مولفہ ڈبلیو ڈورن باب ۱۸) ۔ اور اس کو صحیح کرنے کے واسطے لوکا اور متی کی تحریروں کو غلط ثابت کرنے کی تجویز کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ کہ اگر لوقا کی انجیل کے مصنف کا بیان قابل اعتبار مانا جائے تو یہ قبول کرنا پڑیگا کہ یسوع قریباً ۷ء میں پیدا ہوا تھا کیونکہ وہ صاف صاف لکھتا ہے کہ سائی ری نی اس کے سریا کا حاکم مقرر ہونے تک یہ واقعہ وقوع میں نہیں آیا تھا۔ (لوقا باب ۲: ۱-۷)۔ اب یہ امر مسلمہ ہے کہ سائیری نی اس ہیرود کی (جس کے وقت میں کہ متی یسوع کا پیدا ہونا بیان کرتا ہے) موت کے بہت عرصہ بعد تک اس عہدہ پر مامور نہیں ہوا تھا۔ اور اس وقت جن ٹیکس کا لگایا جانا لوقا بیان کرتا ہے۔ وہ اس وقت سے قریباً دس برس بعد لگایا گیا تھا جس وقت کہ متی کے بیان کے مطابق یسوع پیدا ہوا تھا (دیکھو جوزیفس انٹی کوٹی بک ۱۸ چیپٹر اسکشن ۱۰)۔ لوقا کو یہودی تواریخ کا اگرچہ کبھی علم ہوتا (جتنا کہ ڈورن کو یا وزیرچند کو ہے) تو وہ ایسی غلطی میں نہ پڑتا کہ سائی ری نی کی اس ٹیکس لگانا ہیرود کے زمانہ میں بیان کرتا۔ اس غلطی کا ایک سادہ بیان اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ دو ٹیکس لگائے گئے تھے۔ ایک قریباً اس وقت جب کہ یسوع پیدا ہوا تھا۔ اور دوسرا اس سے ابن بعد لیکن یہ سراسر غلطی ہے۔ ڈاکٹر ہوئی کاس صاحب اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ انجیل نویس (لوقا) سراسر غلطی کرتا ہے۔ اول تو تمام رومن سلطنت کی ایک وقت مردم شماری ہونے کا تواریخ میں ذکر تک نہیں ہے دوسرے اگر کوئرینی اس نے اس قسم کا اندراج یہودیہ اور سامریہ میں کیا تھا مگر اس کا عمل درآمد گلیل میں نہیں ہوا تھا اسلئے یوسف کے گھرانے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو۔ شاید اس لئے کہ وہ ناصرت میں رہتے تھے۔ مگر اسی بات کو لوقا قائم کرتا ہے کہ ناصرت سے یہودیہ میں کس طرح آئے تھے)

علاوہ ازیں یہ واقعہ ہیرودیس کے وفات کے دس سال بعد تک وقوع میں نہیں آیا تھا۔ جبکہ بادشاہ نے ارخلیس کو تخت سے معزول کر کے یہودیہ اور سامریہ کے اضلاع رومن صوبہ میں شامل کر لئے تھے۔

تیسرے یسوع کی پیدائش کے وقت سریا کا حاکم کوئرینی اس نہیں تھا بلکہ کونٹس سینٹس سیٹرنس تھا۔ (دیکھو بائبل فادرز جلد ۳ صفحہ ۵۷)۔ ڈاکٹر ہوئی کاس یسوع کی پیدائش سے تو انکاری نہیں صرف ناموں کے بارے میں لوقا کی غلطی پکڑتا ہے۔ حالانکہ لوقا کا بیان بالکل ٹھیک ہے۔ صاحب موصوف نے غالباً ترتلیان بزرگ کے قول کے مطابق یسوع کی پیدائش کے وقت سیٹرنس کو سریا کا حاکم بتلایا ہے۔ مگر ترتلیان نے خود اس امر میں ایک تواریخی پیچیدگی کے سبب غلطی کی ہے۔ جیسا آگے چلکر دکھلایا جائیگا۔

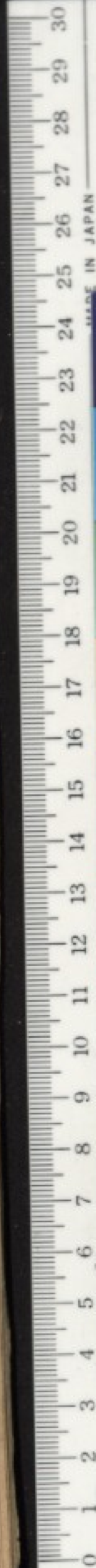
(الف) لوقا کا بیان یہ ہے۔

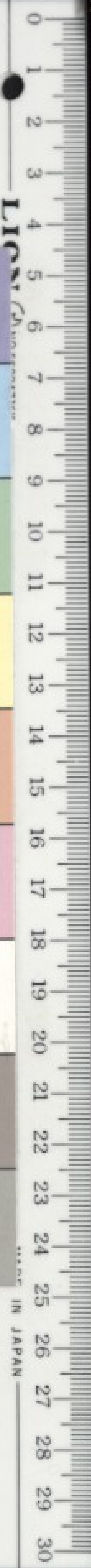
اُن دنوں میں ایسا ہوا کہ قیصر اگسٹس کی طرف سے حکم جاری ہوا کہ ساری دنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ یہ پہلی اسم نویسی سریا کے حاکم کوئرینی اس کے عہد میں ہوئی اور سب لوگ نام لکھوانے کے لئے اپنے اپنے شہر کو گئے پس یوسف بھی گلیل کے شہر ناصرت سے داؤد کے شہر بیت لحم کو گیا جو یہودیہ میں ہے۔ اس لئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔ تاکہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ۔ جو حاملہ تھی نام لکھاوے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا۔ کہ اس کے جننے کا وقت آ پہونچا۔ اور وہ پلوٹھا بیٹا جنی اور اس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا۔ کیونکہ انکے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔ (لوقا ۲: ۱-۷)

اس بیان میں کئی ایک باتیں نظر آتی ہیں (۱) اگسٹس نے اسم نویسی کا حکم جاری کیا تھا (۲) یہ پہلی اسم نویسی تھی۔ اور اس پر عملدرآمد فلسطین میں ہوا۔ اس وقت جب کوئرینی اس سریا کا حاکم تھا۔ (۳) کہ یوسف بیت لحم کو کیوں گیا اور یہ اسم نویسی کس قسم کی تھی۔ یعنی گھرانوں کے مطابق لوگوں کا شمار کرنا نہ کہ محصول لگانیوالی اسم نویسی تھی۔

لوقا کے بیان پر سارا فساد یوسیفس کے بیان کے سبب ہے۔ جو اس اسم نویسی کا ذکر نہیں کرتا۔ اور جس کا کرتا ہے وہ ارخلائیس ولد ہیرود کے یہودیہ سے جلاوطن کئے جانے کے بعد ہوئی تھی۔ اور ارخلائیس اپنی حکومت کے دسویں برس میں جلاوطن کیا گیا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ سائیری نی اس ہیرود کے وقت میں سریا کا نہ حاکم ہوا تھا۔ اور نہ ہیرود کے وقت میں کوئی اسم نویسی ہوئی تھی۔ اسلئے لوقا کا بیان غلط ہے۔ لوقا کے بیان کو غلط کہنے کا یہ بڑا آسان طریقہ ہے۔ مگر غلط طریقہ ہے۔ کیونکہ لوقا کے اندراجوں کو ماننا آسان کام نہیں ہے۔

(۱) لوقا شروع انجیل میں لکھتا ہے کہ میں نے سب





باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے لکھا ہے" (۳۸)۔ اس حال میں کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ ایسا محقق ایسی فاش غلطی کر سکتا تھا۔

(۲) لوقا لکھتا ہے کہ یہ پہلی اسم نویسی سوریا کے حاکم کورینی اس کے عہد میں ہوئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی اور اسم نویسی بھی ہوئی تھی چنانچہ وہ ایک دوسری اسم نویسی کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ (اعمال ۵: ۳۷) اور یہ بھی ظاہر ہے کہ لوقا اس زمانہ کی سلطنت کے ملکی بندوبست سے خوب واقف تھا۔ اور اسلئے لکھتا ہے کہ ساری دنیا یعنے رومی دنیا کی اسم نویسی کا حکم اگسٹس کی طرف سے صادر ہوا تھا۔ اور یوسیفس اس سے بےخبر معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف دوسری اسم نویسی کا ذکر کرتا ہے۔ جس کے سبب یہودا گلیلی کے اغوا سے یہودیوں نے بڑا غدر مچایا تھا۔ اور نقصان بھی اٹھایا تھا۔ لہذا یوسیفس والی اسم نویسی کو لوقا کے دوسرے باب والی اسم نویسی کے مقابلہ میں پیش کرنا سراسر غلط ہے اور اگر لوقا کے بیان کو غلط کہا جاتا ہے۔ صرف اس بنا پر کہ یوسیفس نے کسی پہلی اسم نویسی کا ذکر نہیں کیا۔ تو یہی اعتراض یوسیفس پر عاید ہوتا ہے کہ سائرینی اس۔ والی اسم نویسی جس کا اس نے ذکر کیا ہے۔ غلط ہے کیونکہ کسی رومی مؤرخ نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ لہذا یوسیفس کی خاموشی کے سبب لوقا کے بیان کو وضعی نہیں کہہ سکتے۔ یوسیفس خود سہوا۔ یا قصداً چوک گیا ہے۔

(۳) لوقا کے بیان کی تائید میں ہم رسولوں کے بعد ہی کی صدی میں صریح شہادت پاتے ہیں۔ چنانچہ جسٹن شہید جس نے لوقا سے ایک سو برس بعد لکھا یہودیوں کے جواب میں بڑی تاکید سے کہتا ہے کہ "جب یہودیہ میں اسم نویسی ہوئی جو اس وقت پہلے سائرینی اس کے ماتحت ہوئی تھی وہ (یوسف) ناصرت سے جہاں رہتا تھا۔ بیت لحم کو گیا۔ جہاں کا وہ تھا۔ تاکہ نام لکھاوے" (ڈیالوگ ٹرائفو باب ۷۸)۔ اور پھر ایک اور کتاب میں لکھتا ہے کہ "بیت لحم جس میں مسیح پیدا ہوا تھا جیسا کہ تم اس اسم نویسی کی فہرست سے معلوم کر سکتے ہو۔ جو سائرینی اس کے ماتحت ہوئی۔ جو یہودیہ میں تمہارا پہلا گورنر تھا" (اپالوجی کتاب ۱ فصل ۳۴) یہ بات روم کے بادشاہ اور سینیٹ اور لوگوں کو مخاطب کر کے لکھی گئی تھیں۔ اور روم میں لکھی گئی تھیں۔ جسٹن کا اس واقعہ کو اس طور سے پیش کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس سے کسی کو انکار نہ تھا اور سائرینی اس والی اسم نویسی جس کے دوران میں یسوع مسیح بیت لحم میں پیدا ہوا تھا تواریخی واقعہ مانا جاتا تھا۔

علاوہ اس کے بشپ یوسیبی اس مؤرخ کا قول جس کو وزیر چند صاحب نے مخالفت میں پیش کیا ہے کہ "بادشاہ اگسٹس کے عہد حکومت کو بیالیس برس ہو چکے تھے اور مصر کو مغلوب ہوئے اور انٹونیس اور کلیوپاٹرا کو انتقال کئے اٹھائیس برس گزر چکے تھے۔ جب کہ ہمارا نجات دہندہ اور خداوند یسوع مسیح پہلا ٹیکس لگنے کے وقت جب کہ سائرینی اس سوریا کا پریزیڈنٹ تھا یہودیہ کے شہر بیت لحم میں پیدا ہوا۔ بموجب اس پیشین گوئی کے جو اس کے بارے میں ہو چکی تھی" (تواریخ کلیسیا باب ۶) یہ قول بھی لوقا کے بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ اور جسٹن اور یوسیبی اس دونوں اپنے بیان کے لئے جدا جدا سندیں پیش کرتے ہیں

(ب) اب میں اس بات کے ثبوت کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ ولادت مسیح کے وقت سے پہلے رومی دنیا کی اسم نویسی کے بارے میں اگسٹس بادشاہ کا حکم صادر ہوا تھا۔ وزیر چند صاحب نے ڈاکٹر سوئی کاس کا قول لکھا ہے کہ "تمام رومی سلطنت کی ایک وقت مردم شماری ہونے کا تواریخ میں ذکر تک نہیں ہے"۔ صاحب موصوف کل تواریخ کا ذمہ لینے میں غلطی کر گئے ہیں۔ اگر یوں کہتے کہ "جہاں تک مجھے علم ہے ذکر نہیں ہے"۔ تب تو اس کو کچھ عقل کی بات مان سکتے۔ مگر موجودہ صورت میں یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ نے بہت بڑھ کر دعوی کیا ہے۔ جو تواریخ کے خلاف ہے۔ کیونکہ تواریخ سے ثابت ہوا ہے کہ اس اسم نویسی سے پہلے رومی سلطنت میں اس اسم نویسی کا رواج تھا۔ اور بعد میں بھی جاری رہا تھا + باقی آئندہ

ویدک شائستگی

گذشتہ سے پیوستہ۔

۸۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۲۷ رچا یوں ہے۔

Yadidaham yudhaye
Sannayányá devayún
tanva Shushujánan.
Amá te tebbhram
vrishabham pachâni
tivram sutam panch-
adasham ni shin-
cham.

(Daiva معنے مطابق آریہ ورت کے دیو و یوکرم Karm) نہیں کرتے ہیں۔ اور محض اپنا ہی پیٹ بھر کر سوتے ہیں۔ میں جب ان کے ساتھ جنگ کرنے کو جاتا ہوں۔ تب اے اندر تیرے لئے پروہتوں کے ساتھ ملکر موٹا بیل پکاتا ہوں اور پندرہ تختی کے سر تختی میں سوم رس تیار کرتا ہوں" رگوید ۱۰: ۲۸: ۳

Adrimá te mandina
Indra tuyant sunvatah
shomát pivasi tava mi-
shám.
Pachanti te vrishavan
atsi tushám prikshma
yanmaghavan huya-
manah.

معنے مطابق آرسی۔ اُسے اندجب اُن کی تمنا میں تیرے واسطے ہوم کیا جاتا ہے۔ تب وہ جلد جلد پتھر کی سل کے ذریعے سے نشئی سوم رس تیار کرتے ہیں۔ تو اُسے پیتا ہے۔ وہ بیلوں کو پکاتے ہیں۔ تو انہیں کھاتا ہے؟ (باقی آئیندہ)

لوط کا انتخاب

یہی حرص کو وہ آج گلے کی زینت کی کنٹھہ مالا جانتا ہے کل طوق گلو ہوگی۔ عزت کی حرص اور دولت کی ہوس لوط کو سدوم میں لے آئی۔ لیکن یہاں آکر کیا گل کھلا سدوم کے بدمعاش اور کج نماش لوگ اپنے باپ کے نہ تھے بھلا لوط بیچارہ کس گنتی اور شمار میں تھا۔ لوط کی ملایم مزاجی اور سلامت روی اُن آہنی مزاجوں اور جوشیلے دلوں پر کیا اثر کرتی۔ ایک شام جب دو فرشتوں کو لوط اپنے گھر لایا۔ شہر کے لوگ وحشی بھیڑیوں کی طرح جوق جوق دروازوں پر آگئے۔ اور مہمانوں کی حرمت لینے پر آمادہ ہوئے۔ کہ لوط نے اُن کو کہا "اے بھائیو ایسا بُرا کام نہ کیجیو" مگر یہ شرارت کے پتلے تہذیب و اخلاق سے بیگانے۔ لوط کے بھائی کہنے کو کب پرواہ میں لاتے تھے۔ اُن کی سرکشی اور خود مزاجیاں حکومت اور سیاست کی بو سے نا آشنا تھیں۔ ایک بولا "ہٹ جا" دوسرے نے کہا "ارے دیکھنا۔ یہ ایک شخص یہاں گذران کرنے آیا سو حاکمی کیا چاہتا ہے۔ اب ہم تیرے ساتھ اُن سے زیادہ بد سلوکی کرینگے۔ تب وہ شخص اُس مرد یعنی لوط پر حملہ کر کے آئے اور کواڑ توڑنے کو لپکے؟ لوط کی جان بال بال بچی۔ کیونکہ اگر فرشتے اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچ نہ لیتے اور دروازہ کو نہ اور لوگوں کو چھوٹے سے بڑے تک اندھا نہ کر دیتے تو سدومیوں نے اُسے پاؤں تلے دل ہی ڈالا تھا۔ یہ اعزاز تو لوط نے اپنے ہم شہریوں سے پایا۔ اب ہم دیکھیں کہ اپنے کنبے اور گھر میں اس کا کیا وقار تھا۔ وہ بھی سدومی تھے۔ اُن کی خو بو بھی اپنے دوسرے سجایوں سے کچھ نرالی نہ تھی جب لوط اُن کے پاس گیا اور شہر کی بربادی کا بیان کیا تو وہ (لوط) اپنے دامادوں کی نظر میں مضحکہ سا معلوم ہوا۔ کیوں لوط اُن کیا سمجھتے تھے۔ اور نتیجہ کیسا تمہاری اُمید کے برخلاف ہوا۔ کیا اب بھی نہیں سمجھے کہ چچا کا گھر برکت تھا۔ نہ کوئی رہے بے سمتی نہ گھے گھے۔ باقی آئیندہ

سمر سکول جہلم

حمد و تعریف تیرے کو ہو۔ ماہ اگست بتاریخ ۳۰ سنہ ۱۹۰۹ء کو سمر سکول منعقد ہوا۔ اور تمام دیہات کے مسیحی مناد و اُستاد اس موقعہ پر بلائے گئے تھے۔ جلسہ نہایت تازگی بخش اور پُرتاثیر تھا جس کا کل بیان ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اس جلسے کے اجلاس دس دن تک برابر فراہم ہوتے رہے۔ اور بائیبل کی تعلیم عجیب قدرت کیساتھ ہوتی رہی اور اس جلسے کا میر مجلس شروع سے اخیر تک روح القدس ہی رہا۔ اور جلسے کے تمام حاضرین کو بیداری اور فائیت کی حالت میں لے آیا دوسری جگہوں سے بھی چند مشنری صاحبان رونق افروز ہوئے۔ مثلاً بزرگ پادری آر۔ ایم۔ پیٹرسن ایم۔ اے بی۔ ڈی۔ از گجرات و جناب پادری مکائلی صاحب از سرگودہ۔ و جناب پادری ہیلین ٹائین صاحب از سیالکوٹ و جناب پادری نیزبٹ از چھاؤنی کوٹ و مسٹر بلکیو رز از راولپنڈی و نفٹنٹ ایلیٹ ۲ نمبر پلٹن جہلم۔ اور خدا باپ نے حقیقت میں اپنے وعدے کے موافق آسمان کے دریچوں اور کھڑکیوں کو کھول کر نہایت کثرت سے پاک روح کو نازل کیا اور عجیب عجیب پیغام بخشے جو کہ پُرتاثیر تھے مثلاً پاکیزگی ایمان راستباز ٹھہرایا جانا مخصوصیت نخر نذیت کفارہ روح کی معموری کو حاصل کرنا۔ پاک روح کو رنجیدہ نہ کرنا گناہ سے سخت نفرت کرنا۔ انجیل کی خوشخبری وغیرہ۔ ناظرین ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم ان پیغاموں پر عمل کر سکیں اور ثابت قدم رہیں جلال کے بادشاہ خداوند مسیح میں آپکا خاکسار خادم الملت

گوبند رام۔ یوپی مشن جہلم پنجاب

الزیتون قرب مصر القاهرة فی ۸ یونیو سنه ۱۹۰۹

الی اخواننا المسلمین فی کل البلاد

نحن جماعة المتنصرین من المسلمین المجتمعین فی مؤتمر الزیتون قرب مصر القاهرة نهدیکم السلام والتحیة الاخویة. وبعد فانه قد وصلتنا اخبار من وقت الی آخر من المرسلین المسیحیین العاملین بینکم ان حضراتکم فی شیٔ من الریب من جهة وجود متنصرین من الاسلام فی العالم عموماً و مصر مرکز الاسلام خصوصاً وعلیه بالاصالة عن انفسنا نحن المجتمعین فی هذا المؤتمر وبالنیابة عن اخواننا المتنصرین الذین لم یتیسر لهم الحضور فیه نخبرکم بکل محبة ان بشری الانجیل لیسوع المسیح قد وصلت الینا وقبلناها فعلاً بکل فرح وورع وقد ضحینا کل غال ونفیس لننوالها فوجدناها احلی کل شیٔ و اثمنه لاننا بها تحققنا اعظم جرم اثمنا لدی الله وفی الوقت نفسه وجدنا فیه رحمة ومغفرة لذلک الاثم ونجاة تامة من قوته ولیس لنا الا ان نتمنی لکم مشارکتنا فی هذه البشارة المفرحة السماویة التی لم یکن ولا یکون ولن یکون للعالم سواها و التی نقدر ان تخلصکم کما خلصتنا نحن +

جماعة المتنصرین

الاسم	الجنسیة	البلاد
برکات داود	سودانی	مصر
طوبیا عبد المسیح	سودانی	مصر
بولس فوزی (ازهری سابقاً)	سوری	القدس
عزیز عزت	ترکی	مصر
اسکندر عبد المسیح (ازهری سابقاً)	مصری	مصر
اسحق عبد المسیح	مصری	مصر
توفیق جمال	سوری	حلب

الاسم	الجنسیة	البلاد
حبیب عبد المسیح عبد الجبار العلوی	مراکشی	فاس
کامل منصور (ازهری سابقاً)	مصری	مصر
مهنی یعقوب	مصری	مصر
خلیل عبد المسیح (ازهری سابقاً)	مصری	مصر
مرقس عبد المسیح	مصری	مصر
یوسف یعقوب	عجمی	العجم
میخائیل منصور (ازهری سابقاً)	مصری	مصر
ویناعبد المسیح	مصری	مصر
حنا سعید ابو البقاء	سوری	لد الشام
بطرس عبد المسیح	مصری	مصر
عبد الله ابراهیم	سوری	طبریه (الشام)
صموئیل علی حسین	بربری	اصوان
استفانوس عارف	سوری	یافا (الشام)
عبد المسیح حنا	مصری	مصر
اسحق یونس	مصری	مصر
یعقوب عبد المسیح	مصری	مصر

تنبیه۔ فاذا اراد احد ان یکاتب ایا من اصحاب هذه الاسماء فلیتفضل بان یرسل خطابه الی (مدیر مجلة الشرق والغرب بمصر القاهرة) و منه الی فلان الفلانی +

ترجمہ خط عربی

زیتون متصل کیرو۔ ۱۸ جون ۱۹۰۹ء

روئے زمین کے تمام مسلمان برادران کی خاص توجہ کیلئے

عزیز دوستو

نومریدوں کا ایک گروہ۔ ہم جو اسلام سے مسیحی ہوئے ہیں۔ یہ مقام زیتون متصل کیرو ایک کانفرنس میں جمع ہوئے اور آپ کو سلام بھیجتے ہیں۔ ان عیسائی مشنریوں سے جو آپ لوگوں میں دینی خدمت کرتے ہیں۔ اکثر سنا جاتا ہے کہ آپ کو اس امر میں شک پیدا ہوتا ہے۔ کہ اسلام میں سے لوگ دنیا میں عیسائی ہوتے ہیں۔ اور خاص کر مصر کی بابت جہاں اسلام کا بڑا جھنڈا ہے۔ کہا جاتا ہے۔

ہم جو اس کانفرنس میں جمع ہوئے ہیں اپنی طرف سے اور نیز غیر حاضروں کی طرف سے آپ کو یہ خوشی خبر دیتے ہیں کہ ہم نے انجیل کی نجات بخش خبر کو جو خداوند یسوع مسیح کے ذریعہ سے ہے۔ سنا اور قبول کیا ہے۔ اور اس نجات کے لئے دنیا کی تمام چیزوں کو چھوڑا ہے۔ ہم نے اس کو نہایت شیریں اور قیمتی پایا ہے۔ کیونکہ اس کے وسیلے سے ہم نے معلوم کیا ہے کہ ہم خدا کے سامنے گنہگار ہیں پر مسیح کے ذریعہ سے رحم اور معافی موجود ہے اور نہ صرف یہ بلکہ اس کیساتھ گناہ کی طاقت اور زور سے رہائی حاصل ہوتی ہے۔ اب ہماری خواہش آپ لوگوں سے یہ ہے کہ آپ بھی ان آسمانی نعمتوں سے فیضیاب ہوں جنکو دنیا نہیں جانتی اور نہ جان سکتی ہے۔ تاکہ جس طرح ہم بچ گئے ہیں۔ آپ بھی بچ جاویں +

الاسم	الجنسیة	البلاد
برکات داؤد	سودانی	مصر
طوبیا عبد المسیح	سودانی	مصر
یونس خوری (ازہری سابقا)	سوری	القدس
عزیز عزت	ترکی	مصر
اسکندر عبد المسیح (ازہری سابقا)	مصری	مصر
اسحق عبد المسیح	مصری	مصر
توفیق جمال	سوری	حلب
حبیب عبد المسیح عبد الجبار العلوی	مراکشی	فاس
کامل منصور (ازہری سابقا)	مصری	مصر
مہنی یعقوب	مصری	مصر
خلیل عبد المسیح (ازہری سابقا)	مصری	مصر
مرقس عبد المسیح	مصری	مصر
یوسف یعقوب	عجمی	العجم
میخائیل منصور (ازہری سابقا)	مصری	مصر
ویناعبد المسیح	مصری	مصر
حنا سعید ابو البقاء	سوری	لد (الشام)
بطرس عبد المسیح	مصری	مصر
عبد اللہ ابراہیم	سوری	طبریہ (الشام)
صموئیل علی حسین	بربری	اصوان
استفانوس عارف	سوری	یافا (الشام)
عبد المسیح حنا	مصری	مصر
اسحق یونس	مصری	مصر
یعقوب عبد المسیح	مصری	مصر

مکرر آنکہ اگر کوئی مسلمان صاحب مندرجہ بالا صاحبان میں سے کسی کیساتھ خط و کتابت کرنا چاہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ یا تو معرفت ایڈیٹر "اورینٹ" کے یا اکسیڈنٹ کیرو کے خط و کتابت کریں۔

اور نیز اس قسم کی دیگر تحریرات بھی اسی پتہ پر چھ ماہ کے عرصے تک مل سکتی ہیں۔

کنونشن کا امدادی چندہ

سیالکوٹ کنونشن کے خرچ اخراجات کے لئے جو روپیہ درکار ہوگا۔ ابھی تک ان کے لئے کوئی عام درخواست یا اظہار کیا نہیں گیا۔ بعض صاحبان نے اپنی شفقت سے کچھ روپیہ بھیجے ہیں پر ابھی تک کوئی تین سو روپیہ (۳۰۰) روپیہ کی اور ضرورت ہوگی۔

امسال کمیٹی ڈیلیگیٹوں کی رہائش اور کھانے پینے کے انتظام کے لئے کچھ زیادہ خرچ کر رہی ہے تاکہ وہ جو کنونشن میں تشریف لاتے ہیں۔ ان کو ہر طرح سے آرام ہووے +

جس کسی کو کنونشن فنڈ میں دینے کی خواہش ہو وہ کنونشن کے خزانچی کو بھیجو یوے۔ جس کا سرنامہ حسب ذیل ہے۔

پادری ڈی۔ آر۔ گارڈن گوردا سپور پنجاب

دیسی مسیحیوں کو ملکی انتظام میں کہاں تک حصّہ لینا چاہئے

ایک خط کا ترجمہ جو ایم۔ایل رلیا رام ایل ایل۔بی وکیل۔ چیف کورٹ امرتسر نے سرکردہ مسیحیوں کے نام ارسال کیا۔

۳ فروری سنہ رواں کو انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کا جو جلسہ بصدارت راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب لاہور میں منعقد ہوا۔ اس میں باتفاق رائے یہ تجویز قرار پائی کہ ہمیں بحیثیت مسیحی جماعت کے کسی خاص رعایت یا حق حاصل کرنے کی درخواست نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ انتظام کی کامیابی اور تکمیل کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ ملکی عہدے اور منصب لیاقت کے لحاظ سے دیئے جائیں نہ محض کسی دین یا فرقہ کے لحاظ سے۔ اس لئے ہم اپنے دین کے لحاظ سے کسی خاص رعایت کی گورنمنٹ سے درخواست نہ کریں۔ لیکن ساتھ ہی اس جلسہ میں یہ بات بھی ظاہر کی گئی کہ ہم کو بڑے خبردار ہونا چاہئے۔ کہ مبادا ہمارے مناسب حقوق محض مسیحی ہونے کے لحاظ سے ہم سے چھن نہ جائیں۔

بحیثیت جماعت کے ہمیں کئی ایک تکلیفات ہیں جنکی وجہ سے ہم ملکی خدمات میں بعض اوقات نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض یوروپین افسر صاحبان خصوصاً جو مشنری صاحبان سے خاص اُنس رکھتے ہیں طرفداری کے الزام سے بچنے کے لئے غیر مسیحیوں کی خاطر ہمیں نظر انداز کر دیتے ہیں محض اسلئے کہ ہم مسیحی ہیں۔ وہ نوجوانوں کو صاف صاف یہ کہہ دیتے ہیں کہ تم ملازمت کے لئے مشنری صاحبان کے پاس جاؤ جس سے یہ ایما پایا جاتا ہے۔ کہ مسیحی ہونے کے باعث سرکار پر ہمارا کوئی حق نہیں رہا۔ اور اس جہاں کی نمک روٹی کے لئے بھی ہم مشنریوں کو اپنا ماں باپ سمجھیں بعض صاحبان کا تو یہ خیال ہے حالانکہ ان کو کسی قسم کا تعصب ہم سے نہیں کہ مسیحی گروہ مشن کے چند مشاہرہ دار کارندوں اور واعظوں پر مشتمل ہے۔

میری رائے میں اب وقت آگیا ہے کہ ہم دیسی مسیحی اس بات کو ظاہر کریں کہ دیہاتی مسیحی جماعتوں کے علاوہ ہم میں معزز ذی عقل ذی رتبہ لوگ موجود ہیں جو ہر طرح سے سرکار انگریزی کی وفادار رعیت ہیں اور قابلیت اور لیاقت میں کسی دیگر گروہ سے کم نہیں بلحاظ تعداد بھی ہم ہندوستان میں تیسرے درجے پر ہیں۔ پنجاب میں ہمارا گروہ گو چھوٹا ہے لیکن روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اور بمقابلہ دیگر گروہوں کے تعلیم اور تہذیب میں نمایاں ترقی کر گیا ہے۔ اس لئے پولیٹیکل یا سوشیل امور میں ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ علاوہ ازیں یہ ہمارا حق ہے کہ گورنمنٹ ہر طرح سے ہمیں ہمت دلائے اور دیگر گروہوں کی طرح ملکی انتظام میں کافی موقعہ اور حصّہ دے۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم نے کبھی اپنی آواز بلند نہیں کی اور ہماری منتشر حالت کی وجہ سے ہم میں عام رائے بھی پیدا نہیں ہوئی۔ اور نہ ہماری جماعت کے سرکردہ لوگوں نے مگر ایسی باتوں میں اب تک حصّہ لیا ہے۔

اسلئے مسیحی جماعت کی عام بہبودی کے لحاظ سے میں بعض تکلیفات اور شکایات کو اس خط کے ذریعے اپنے گروہ کے سرکردہ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا چاہتا ہوں تاکہ اُن کی نصیحت اور مدد سے یہ شکایات رفع کی جائیں یہ خط بعض انگریز اور امریکن مشنری صاحبان کی خدمت میں بھی جو خاص طور پر ہمارے گروہ کے بہی خواہ ہیں بھیجا جاتا ہے۔ ان کی صلاح و مشورت اور مدد بھی ہمارے لئے نہایت مفید ہوگی۔

مثال کے طور پر ہم نئے انتظام کو لیں۔ اس انتظام کی بنیاد میونسپل کمیٹیاں اور ڈسٹرکٹ بورڈ ہیں۔

ان کمیٹیوں میں سوائے شاذونادر صورتوں کے ہندوستانی مسیحی جگہ پانیکا کوئی حق نہیں رکھتے۔ انتخاب کا طریقہ اور قانون گو سب جگہ یکساں نہیں لیکن بعض میونسپل کمیٹیوں میں ہندوؤں اور محمدیوں کی تعداد مقرر ہے۔ ہندو اس مقررہ شمار تک ہندو اُمیدواروں کے لئے ووٹ دے سکتے ہیں اور محمدی اپنے محمدی اُمیدواروں کے لئے مسیحیوں کے لئے کوئی موقعہ اور گنجائش ہی نہیں۔ کہ کسی مسیحی کے لئے ووٹ دیں۔ بعض دیگر کمیٹیوں میں اگرچہ مسیحی صاف طور پر خارج نہیں کئے گئے۔ لیکن قانون ایسے مقرر کئے گئے ہیں کہ کسی دیسی مسیحی کے چنے جانے کا بہت کم موقعہ ملتا ہے۔

ان کمیٹیوں میں دیسی مسیحیوں کے لئے جانے سے کئی فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یہ نہ تو ہندو ہیں اور نہ محمدی اس لئے بے تعصبی اور بے طرفداری سے میونسپل امور پر نظر ڈالیں گے نہ کسی دھڑے بندی کے لحاظ سے علاوہ ازیں تقریباً سب بڑے اور چھوٹے شہروں اور قصبوں میں مختلف مشن کام کر رہے ہیں جن کے ساتھ ہمارے گروہ کے بہتر کار کا کسی نہ کسی طرح سے تعلق ہے۔ اور ان مشنوں نے تعلیمی۔ میڈیکل یا دیگر مفید کام شروع کر رکھے اور ان کا ذکر وقتاً فوقتاً ان کمیٹیوں میں آتا ہے۔ اسلئے مسیحیوں کا انتخاب ایسے موقعوں پر ضرور معلوم ہوتا ہے یوروپین یا امریکن مشنری صاحبان کا میونسپل امور میں کچھ وقت صرف کرنا درست ہو یا نادرست لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ جب کبھی ایسے اشخاص میونسپل کمیٹیوں پر سرکار کی طرف سے مقرر ہوئے تو ان کی خدمت نہایت ہی مفید ثابت ہوئی۔ اعلےٰ درجہ کی ذمہ داری اور دیانتداری اور فرائض منصبی کے ادا کرنے کے اعلیٰ درجے کی کوشش عیاں ہوئی۔ مثلاً انبالہ میں ڈاکٹر وائٹ بریخٹ صاحب اور جالندھر میں پادری گلفرڈ صاحب نے اس کام میں جو کامیابی حاصل کی وہ شائد ہی کسی دوسرے سرکاری چیرمین نے حاصل کی ہو۔ ایسا ہی بابو الیشیان چند سنگھا کی خدمت انبالہ میونسپل کمیٹی میں اور پادری دیوان صاحب دیال کی

کی جنشیالہ میونسپلٹی میں حکام اور اہل شہر نے خوب داد دی اس میں کچھ کلام نہیں کہ دیسی مسیحیوں کا شہروں اور قصبوں کے انتظام میں مناسب حصہ لینا بہت ہی مفید ہوگا نہ صرف مسیحی جماعت کے لئے بلکہ عام پبلک کو بھی

اب سوال یہ رہا کہ کیا ہم مسیحی گروہ کی حیثیت سے اپنے شہروں کے میونسپل انتظام میں جائز حصہ لینے سے محروم رکھے گئے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو ہمیں کس طرح یہ نقص رفع کرنا چاہئے۔

مہربانی کر کے مجھے مفصلۂ ذیل امور کے بارہ میں اطلاع دیں۔ اور نوئیں سوال کا جواب دیتے وقت آپ اپنی رائے بھی بتائیں۔ اور نیز اس جماعت کی رائے جس کے ساتھ آپ کا تعلق ہے۔ خواہ کسی میٹنگ کے ذریعے یا کسی دیگر وسیلے سے ہو۔

سوال نمبر۱ - الف - مہربانی کر کے اس شہر یا قصبے کا نام بتائیں جس میں میونسپل کمیٹی ہے +

ب - کیا وہاں میونسپل کمیٹی ہے یا ایک مخصوص علاقہ ہے +

ج - اس ضلع کا نام جس میں ڈسٹرکٹ بورڈ ہے۔

سوال نمبر۲ - الف - انتخاب شدہ۔

ب - سرکاری طور پر مقررہ ممبروں کی کیا تعداد مقرر ہے +

سوال نمبر۳ - کیا انتخاب شدہ ممبران کی تعداد محض ہندوؤں اور محمدیوں پر محدود ہے۔ اگر ایسا ہو تو ان کی کیا نسبت ہے +

سوال نمبر۴ - کیا قوانین میں گنجائش ہے کہ کوئی دیسی مسیحی انتخاب کے لئے اُمیدوار کے طور پر پیش کیا جائے اگر ایسا ہو تو کیا کوئی مسیحی کبھی ایسے انتخاب کے لئے پیش کیا گیا اور کیا نتیجہ ہوا۔

سوال نمبر۵ - کیا میونسپل کمیٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ پر جس کی نسبت آپ رپورٹ دے رہے ہیں۔ مسیحی مقرر ہے۔ اگر ایسا ہو تو برائے مہربانی اُس کا نام اور درجہ بتائیں۔ کیا وہ انتخاب شدہ ہے۔ یا سرکاری طور پر مقرر شدہ اور کتنے عرصے سے وہ مقرر ہے۔

سوال نمبر۶ - آپ کے علاقے میں مسیحی کس ذریعے سے کونسا کام تعلیمی یا میڈیکل یا رفاہ عام کا ہو رہا ہے

سوال نمبر۷ - جس علاقے کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ اُس کی میونسپل کمیٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ کی حدود میں مسیحیوں کا شمار کتنا ہے۔

سوال نمبر۸ - مہربانی کر کے ایسے دیسی مسیحیوں کی پوری فہرست بتائیں جو انتخاب کے قابل ہیں۔ لیکن مسیحی ہونے کی حیثیت سے منتخب نہیں ہوتے۔

سوال نمبر۹ - جن جگہوں میں مسیحی انتخاب کے لئے پیش نہیں کئے جا سکتے۔ یا ان کے انتخاب کا کوئی موقعہ نہیں تو کیا وہاں کے دیگر مسیحیوں کے ساتھ مل کر پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کیا جاتے ہیں یا کوئی اور تجویز پیش کرتے ہیں۔

اس معاملے میں آگے قدم اُٹھانے سے پیشتر جو جواب حاصل ہونگے ان کو مشتہر کر دونگا۔

اس خط کے پہونچنے سے تین ہفتہ کے اندر میں آپ سے جواب کا متوقع رہونگا۔

الغرض مجھے بڑا بھروسہ ہے کہ آپ اپنے اس گروہ کی بہبودی کے لئے کچھ وقت اور محنت اس کام کے لئے وقف کر کے کافی مصالح بہم پہونچائینگے تاکہ یہ تجویز عملی صورت پکڑ سکے۔

میں ہوں آپ کا خیر خواہ ایم۔ ایل۔ ریلایم

افسوس سے سنا جاتا ہے کہ لاہور میں کہیں کہیں جیفلی وارداتیں ہو رہی ہیں۔

ایڈیٹر صاحب رسالہ اندر کو جواب

دوسری تہمت ان ہدایات پر جو خداوند تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ملک کنعان کی بت پرست اقوام کو بیخ وبن سے حرم کر دینے کیلئے دیں موقوف ہے۔

خداوند تعالیٰ کے بنی اسرائیل کو ملک کنعان کی بت پرست اقوام کو حرم کر دینے کے حکم کی راستی کے متعلق اوّل اس امر کا تفتیش کرنا لازم ہے کہ ان قوموں کو بیخ وبن سے حرم کر دینے کا حکم ہی کس وجہ سے دیا گیا تھا۔ ایک سبب اُس کا یہ تھا کہ یہ قومیں گناہ اور ناپاکی اور سفلگی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا دم بھرتی تھیں وہ اپنی ناپاکیوں کے لئے نادم ہونے کی بجائے ان پر نازاں تھیں۔ دوسرا سبب یہ تھا کہ ان سے مل جل کر بنی اسرائیل کے لئے جس کو خدا نے اپنی ذات پاک کے عرفان بخشنے کے لئے برگزیدہ کیا تھا۔ ایک زہر قاتل تھا۔ یہ تمام قومیں نہایت درد انگیز شہوت پرستی میں شرابور ہو رہی تھیں۔ ہر طرح کی نجس سے نجس بدچلنی ہی ان کی زندگیوں کا نچوڑ نہ تھی بلکہ وہ سوائے اُس کے کہ اُن کے درمیان ایسی وحشی رسومات رائج تھیں کہ وہ آدمیوں کو بھینٹ چڑھایا کرتے تھے اور اپنے بچوں کو بتوں کے روبرو زندہ آگ میں گذرانتے تھے تاکہ بنی اسرائیل کا ان سے کسی طرح کا علاقہ پیدا نہ ہو۔ ان کو غلامی میں بھی لانے کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ یہی حکم تھا کہ ان کو بیخ وبن سے حرم کر دیا جاوے اور اسرائیل کو تنبیہ کر دیا گیا تھا۔ کہ وہ کنعانیوں کے طور اور اطوار کو اختیار نہ کریں۔ (باقی آئندہ)

گورنمنٹ بمبئی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کونسلوں کے انتخاب کے لئے مسلمانوں کو جدا حقوق عطا کئے جائینگے۔

انتخاب الاخبارات

دو بندروں کی ہوشیاری

ایک شخص نے بندر کے تماشہ کرنے والے مداری کو ہلاک کر کے دفن کر دیا۔ اور اس کے بکرے کی کھال نکالگر گوشت کھالیا۔ اور کھال کو چھپر پر لٹکا دیا۔ ایک بندر نے قاتل کو کاٹ کھایا اور چھپر پر بیٹھ رہا۔ ایک بندر مدفن پر بیٹھ گیا۔ صبح کو جب پولیس آئی تو بندر اس کا دامن پکڑ کر مدفن پر لایا اور دوسرے بندر نے کھال لیکر سامنے ڈالدیا۔ لاش نکالی گئی جس بندر نے کاٹا تھا۔ اس نے قاتل کو پکڑلیا پولیس نے مقدمہ چالان کر دیا۔ بندروں کی فطرت مشہور اور ضرب المثل ہے۔

ٹیو انڈیا ٹیم اور انگلینڈ

ہمعصر انڈیا فیلڈ مخبر ہے کہ ٹیو انڈیا ٹیم اگلے سال انگلینڈ کو جاویگی۔ اس ٹیم میں کھیلنے والے سب پٹیالہ سے متعلق ہونگے کیونکہ مہاراجہ سابق کے وقت سے پولو وغیرہ کھیلوں کے لئے یہ ریاست مشہور ہی ہے۔ اور موجودہ مہاراجہ صاحب بھی اس یادگاری کو قایم رکھے جاتے ہیں۔ اور شاید اگلے سال خود اس ٹیم کو ساتھ لیکر ولایت کو جاوینگے۔ خواہ کچھ ہی ہو سنہ ۱۹۱۰ء میں ریاست کی یہ ٹیم ولایت میں پہونچیگی اس ٹیم میں خاص خاص صاحبان جن کے نام نامی یہ ہیں۔ کرنیل صوبا سنگھ جرنیل پرتیم سنگھ رسالدار ٹھاکر سنگھ۔ اور کرنیل چندا سنگھ۔ اس ٹیم نے گوشتہ دو سالوں میں بیرسفورڈ ٹورنامنٹ کو شملہ پر جیتا۔ اور یہ بات مشہور ہے کہ پٹیالہ ٹیم نے کس بہادری سے ہندوستان میں دو چمپین کپ جیتے۔ (عام)

حال میں بنگلور میں میسور کے اسسٹنٹ کمشنر احمد علیخاں نامی کا انتقال ہوا ہے جن کی عمر ۹۰ برس کی تھی۔ وہ مسٹر مچل پوبلی کے ہمراہ کولار میں سونے کی کان دریافت کرنے والے تھے۔ کہتے ہیں کہ مسٹر پوبلی کے پاس مرتے وقت ایک بہت بڑی جائداد تھی۔ مگر احمد علیخاں صاحب کبھی مالدار نہیں ہوئے۔

راجبیرپا کا ڈاکہ

سول ملٹری گزٹ مخبر ہے کہ بابا سات کے علاقے میں ڈکیتیوں کا سلسلہ جاری تھا اور ایک سخت ڈکیتی کا مقدمہ بابا سات کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ مال مسروقہ کی قیمت کا اندازہ ۵۰۰۰ روپیہ نقد۔ سونے چاندی کا زیور جو خاص قیمت کا تھا لگایا گیا ہے یہ چوری بابو مہندر ناتھ پال کے گھر میں ہوئی ہے جو راجبیرپا کے ایک دولتمند سوداگر اور صراف تھے۔ دو معزز آدمی اس کے متعلق پکڑے گئے ہیں جن کے حق میں گواہیاں ملی ہیں کہ ڈکیتی کے کچھ وقت پہلے تین شخص پاس کے گاؤں میں دیکھے گئے تھے۔ اور لوگوں نے اُس کے بعد ان کو اس شک میں گرفتار کرا دیا اور اُن کے پاس سے کچھ چرائے ہوئے نوٹ بھی پائے گئے اور کچھ زیور بھی دستیاب ہوئے۔ ان کا چالان کیا گیا۔ اور وہ اقبالی ہوگئے۔ اور ان کے ذریعہ سے چوری کا پورا پتہ لگ گیا۔ اور باقی ڈاکو بھی پکڑے گئے جن کے پاس سے کچھ زیور اور بہت اور مال مسروقہ برآمد ہوا ہے۔ اور وہ سب اپنے کئے کا بدلہ پاوینگے۔

چراغ کی روشنی اور جان کا بچنا۔

ہمعصر بمبئی گارڈین میں ایک وعظ کا ایک پرانا قصہ لکھا ہے جس کو وہ یوں بیان کرتا ہے کہ وہ ایک جہاز پر منجیکر ولایت سے ہندوستان کو آرہا تھا۔ ایک روز تاریک رات کے وقت وہ اپنی کوٹھڑی دکیبن۔ ا کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میں شور ہوا کہ وہاں ایک آدمی جہاز پر سے گر گیا۔ اور میں سنتے ہی اپنی جگہ پر سے اچھل پڑا۔ اور میں نے دیکھا کہ سمندر میں بہت پھڑپھڑاہٹ سنائی دیتی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ میں ٹھیک پر نہ جاونگا پر میں ٹھہرونگا۔ اور غرق ہونے والے آدمی کو بچانے کے لئے کوشش کرونگا۔ میں سوچتا تھا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں نے فوراً اپنا چراغ جلایا اور اپنی کیبن کے اوپر جلاکر تھامے رہا جس جگہ ایک چھوٹی کھڑکی تھی جہاں سے سمندر پر روشنی پہونچتی تھی۔ اور چند لمحے کے بعد آواز آئی کہ آدمی بچ گیا ہے۔ جس کے سننے کے بعد میں نے اپنا چراغ وہاں سے اٹھالیا۔

مگر اگلے روز مجھ کو بتایا گیا کہ میرا چراغ ہی صرف اس کی جان بچانے کا خاص سبب ہوا تھا۔ اور یہ صرف اس طرح سے ہوا کہ گرنے والے شخص کو وقت پر جہاز کا پاس ہونا معلوم ہو گیا۔ اور اُس نے اُس رسّے کو جو اس کی طرف پھینکا گیا فوراً پکڑ لیا اور بچ گیا۔

ایک اور نیا سکہ

ہندوستان میں نکل کا ایک آنی سکہ جاری کرنے میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے اور اب اسی طرح مشہور ہے کہ اس نکل کا اب ایک سکہ آدھ آنے کا بھی جاری کرنا چاہیے۔ اب تک جو ڈبل پیسے کا آدھ آنے کا سکہ سالہائے دراز سے جاری چلا آتا ہے۔ وہ آیندہ کو بند کر دیا گیا ہے وہ سکہ تانبے کا ہے اور مقدار میں روپیہ کے برابر لیکن وزن میں اس سے بھی کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ وہ سکہ آیندہ کو موقوف کیا گیا۔ اس کو مضروب نہیں کرینگے۔ اس کی جگہ نکل کا سکہ جاری کرنا چاہتے ہیں جو ایک آنے سے چھوٹا اور دیکھنے میں خوبصورت ہوگا۔ لیکن اس کی بابت ہنوز کچھ فیصلہ نہیں کیا گیا۔



علیگڈھ کالج کا آخری فیصلہ

آخر کار ٹرسٹیان اسلامی کالج علیگڈھ نے پرنسپل صاحب کا استعفا عظیم کثرت رائے سے منظور کرلیا ہے پر اس کا نتیجہ وہی ہوا جس کا خوف تھا کہ کالج کے تمام یورپین عملے نے بھی پرنسپل صاحب کے ساتھ ہی علیحدگی پر کمر باندھ لی ہے۔ اور ان سبھوں نے بھی اپنے استعفے بھیج دیئے ہیں۔ اور اب ان کی جگہ پر تمام عہدیدار ولایت سے منگوائے جائیں گے اور امید نہیں کہ کالج مذکور کی عظمت وشہرت کو کچھ صدمہ پہونچے۔ بلکہ از سر نو تمام کام بڑی خوبی سے چلایا جائیگا۔ اور کسی قسم کی کمی نہ ہوگی +

ایک عجیب راز

ایک سال کا عرصہ گذرا کہ انگلینڈ کے ایک گاؤں میں مسز لوآرڈو ہلاک کرڈالی گئی تھی۔ اس کا بیان یوں کیا جاتا ہے کہ ایک شام کو مسٹر لوآرڈو۔ اور اس کا پتی باہر سیر کو گئے۔ لوٹتے وقت مسز لوآرڈو اپنے پتی سے الگ ہوکر ایک اور طرف چلی گئی۔ جب لوآرڈو گھر پہونچا تو پتہ لگا کہ ابھی مسز لوآرڈو نہیں آئی ہیں۔ کچھ دیر اور انتظار کیا گیا۔ لیکن پھر بھی مسز مذکور نہ پہونچی۔ آخر صاحب کو تشویش پیدا ہوئی۔ اور تفتیش کرنے لگا۔ کھوج نکالتے نکالتے مسز لوآرڈو کی لاش ایک خالی جھونپڑی کے پاس پائی گئی۔ اس کا سر پھٹ چکا تھا کسی زبردست ہاتھوں سے لاٹھی چلائی گئی تھی۔ اس کے جسم کے تمام زیورات گم تھے۔ جو کہ بڑی مالیت کے تھے۔ اس زیورات میں سے ایک پنا بھی انگوٹھی سمیت جاتا رہا۔ اس پنے کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پنا جنرل لوآرڈو نے برہما کے جنگ میں کسی بدھ مندر کی لوٹ میں حاصل کیا تھا۔ اس بدھ مندر کی مورتی کے سر پر یہ پنا لگا ہوا تھا۔ وہاں سے یہ پنا لارڈ مذکور لایا اور اپنی پیاری استری کی انگوٹھی میں لگا دیا جب وہ مندر لوٹا گیا تھا۔ اس وقت سے وہ مندر بالکل ٹوٹ پھوٹ چکا تھا اور پوجا پاٹھ بالکل بند تھی۔ لیکن اب پھر بدستور اس مندر کو از سر نو تعمیر کیا گیا ہے۔ وہی پنا مورتی کے سر پر موجود ہے۔ پوجا پاٹھ اب باقاعدہ ہوتی ہے۔ مسز لوآرڈو کے ہلاک ہونے کے بعد وہی پنا پھر اسی جگہ اس مورتی کے سر پر کیسے پہونچا یہ ایک راز سربستہ ہے جس کی خفیہ تفتیش بڑی سرگرمی سے ہو رہی ہے دیکھئے کیا کیا گل کھلتے ہیں۔

کوٹ گڈھ میں چیتے سے نقصان

کوٹ گڈھ سے ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ کوٹ گڈھ اور اس کا علاقہ معہ ارد گرد کے گاؤں والے دیہاتیوں کے خوف زدہ ہو رہے ہیں۔ کیونکہ منگل کی صبح کو ایک بڑا حیرت ناک ماجرا واقعہ ہوا کئی روز سے لوگ ایک چیتے کا ذکر کر رہے تھے۔ جو میلنا نامے ایک گاؤں سے گائے کا بچہ لے گیا تھا۔ لیکن منگل کی صبح کو وہ چیتا براری گاؤں میں آگیا۔ اور ایک جگہ جا کر جہاں اور سب لوگ سو رہے تھے تین برس کا بچہ لے کر چلا گیا جو اپنی والدہ کے ساتھ سو رہا تھا۔ بیچاری اور دو شخص اسکے پیچھے اور تمام گاؤں کے لوگ فوراً اسپر ٹوٹ پڑے پر وہ اس کو لے کر بھاگ گیا۔ اور اس کے بعد دن کے وقت اس کی ایک ٹانگ اور بازو ملا۔ اگلے دن تمام لوگ باہر رہے۔ لیکن کچھ پتہ اس چیتے کا نہ پایا۔ پر دوسرے دن میلنا سے ایک کتے کو اٹھا کر وہ بھاگ گیا۔ دو سال کا عرصہ ہوا کہ آدم خور چیتا اس علاقے میں آگیا تھا جس نے دو بچے کھائے تھے۔ اسلئے لوگوں کا ڈر بے محل نہیں ہے۔

سی۔ ایم۔ گزٹ

بندوقوں کی آوازیں

باریسال اور بنگال میں بندوقوں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ دن اور رات دونوں وقت عجیب وغریب جنس بھی کانوں تک پہونچتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی میدان جنگ میں توپیں چھوٹ رہی ہیں۔ یہ آوازیں دریا کی جانب سے آتی ہیں۔ اگرچہ ۲۵ سال سے سائنسدان کوشش کر رہے ہیں مگر یہ راز کھلنے میں نہیں آتا۔ (ہندوستان)

یوروپین افسر پر حملہ

شملہ میں جمعہ گزشتہ کو خبر پہونچی کہ ریاست رام پور بشاہر میں مسٹر گلیس افسر جنگلات پر جبکہ وہ ایک کتے کے ساتھ ایک پہاڑی کے قریب جا رہے تھے۔ کسی شخص نے جو گھات میں بیٹھا تھا فیر کئے۔ مسٹر گلیس کے تین زخم آئے۔ ایک سینے پر اور دو بازوں اور ہاتھ میں۔ کتا مارا گیا اور حملہ آور اپنی بندوق چھوڑ کر بھاگ گیا جس سے امید ہے کہ اس کا سراغ لگانے میں آسانی ہوگی۔ مسٹر گلیس گرتے پڑتے کیمپ میں آئے۔ اور شملہ کو خبر بھیجی۔ جہاں ان پر حملہ ہوا وہ مقام شملہ سے ۱۰ منزل پر ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ حملہ آور یا تو کوئی پہاڑی آدمی ہے جس کو مسٹر گلیس سے کچھ رنج پہونچا ہے۔ یا کوئی برخاست شدہ ملازم جنگلات ہے۔ خوش قسمتی سے ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ مل گیا جس نے مسٹر گلیس کی مرہم پٹی کی اور گولیاں نکالیں۔ اور ان کی حالت روبصحت ہے۔ شملہ سے ہیلتھ پروفیسر بھی یہ خبر سنکر بشاہر کی طرف روانہ ہوئے ہیں۔

سلطان مراکو کی بیرحمی

اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ سلطان مراکو نے جو باغی فرقے کے آدمی گرفتار کئے ہیں ان کے ۱۴ سرغناؤں کے دائیں ہاتھ کٹوا دیئے اور ان کے ٹنڈ کھولتے ہوئے پانی میں ڈلوائے۔ اور بعض قیدیوں کے بائیں پاؤں کاٹ ڈالے۔ برٹش سفیر نے ان وحشیانہ سزاؤں پر سلطان سے اعتراض کیا۔

گلدستۂ اخبار

چینی ملاح دوسرے ڈوبتے ہوئے کو نہیں بچاتے کیونکہ چین کے قانون کے رو سے اگر وہ کسی کو بچا دیں تو ضرور ہوتا ہے کہ وہ زندگی بھر اس کو اپنے پاس رکھا کریں۔

ملک سوئزرلینڈ مقام وِنٹرتھر میں آگسٹن بیگ نامے ایک شخص نے اپنے والد کو جان سے مار ڈالا اور پیچھے خودکشی کر لی اس کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ باپ دوسری شادی کرنے لگا تھا اور وہ اور اس کی بہن اس بات سے سخت ناراض تھے۔ اور منع کرتے تھے پر باپ منع نہ ہوا۔ جس پر اس نے اس کا اور اپنا کام تمام کر لیا۔

چین اور جاپان کا تنازعہ صلاح و صفائی سے طے پا گیا ہے۔

اوکمنڈ میں چند دیسی لڑکے اپنے والد کی ریوالور سے کھیلتے تھے اتفاقاً چل جانے سے ایک بچہ فوراً مر گیا۔

نمائش لاہور کی عمارات میدان پریڈ میں بن رہی ہیں ان پر پونے دو لاکھ روپیہ خرچ کرینگے۔

جالندھر میں رسالہ گنگا کا ایڈیٹر کرم چند بسرا پٹ گیا نو آدمیوں پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

ریاست منڈی میں باوہ کے تین سرغنے قید کئے گئے تمام دیہاتیوں سے ہتھیار چھین رہے ہیں۔

مچھلی شہر (جونپور) کی تحصیل کے دو چپراسی گرفتار کئے گئے ایک بھاگ گیا۔ ایک زمیندار کو مار ڈالا تھا۔

ضلع الہ آباد کا ایک ٹیچر دیو پرشاد پکڑا گیا۔ سند ٹیچران کے امتحان کے کاغذات فروخت کئے۔ اس کے متعلق دو ٹیچر ڈسمس کئے گئے۔ ایک تبدیل ہوا ۱۲۵ امیدوار دو سال کے لئے خارج کئے گئے۔

کلکتہ کے پوسٹل ڈیپارٹمنٹ میں محمد عامر نام ایک چٹھی رساں کو ۲ ماہ قید بامشقت کی سزا ملی ۴۰ روپیہ کے منی آرڈر

اڑائے تھے۔

جنیوا میں کارخانہ گیس پھٹ گیا۔ تمام شہر بنیاد سے ہل گیا بازاروں میں کھنڈرات پھیل گئے۔ اس سخت حادثہ سے ۱۵ آدمی ہلاک ہوئے ۳۰ آدمی سخت مجروح ہوئے اور ۵۰ آدمی خفیف زخمی ہوئے۔

پادری فرنکی صاحب نے غربت تبت کی تحقیقات میں ۱۱ صدی کا ایک سالم کتب خانہ پایا ہے۔

سرحدی وزیرستان میں ملا پاوندہ اور اس کے چیلے ملا پر جوش وعظ کر کے فساد بھڑکا رہے ہیں۔

پنجاب میں فری میسن کے ۲۵ لاج ہیں ۱۶۲۲ ممبر ہیں اس کے خیراتی فنڈ میں پونے دو لاکھ روپیہ جمع ہے۔

چناب ندی کو کاٹ کر راوی کو عبور کر کے جو نہر نکالیں گے اس پر ۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

ریاست میسور میں بچپن کی شادی کرنے والوں کو ۳۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ پروہت کو بھی ۵۰ روپیہ کیا گیا۔ خوب ہوا۔

شمال میکسیکو کی طغیانی سے شہر مانٹیری کے ۴۰ باشندے غرق ہو گئے۔ سڑکیں نابود تمام پل بہ گئے۔ اس شہر کی آبادی ۴۴ ہزار کی تھی۔ تمام عمارتیں مسمار ہو گئیں کل نقصان جان جو اس علاقے میں ہوا ۲۰۰۰ جانوں کا اندازہ ہوا ہے۔

افسوس ہے کہ ہز آنر سر لوئیس ڈین لفٹنٹ گورنر پنجاب کی والدہ نے ۱۸ اگست کو انتقال کیا۔ ہز آنر ان کے پانچویں بیٹے ہیں۔ ملک میں ہر طرف سے ان کے لئے گہری ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

لوکل

بارش تو واقعی ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئی ہے اور بند ہی نہیں ہوتی۔ ۲۲ ماہ اگست سے آج تک برابر بارش ہو رہی ہے دیکھیں کب بند ہوتی ہے صدہا مکانات گر چکے ہیں اور گر رہے ہیں۔ بچنے سے تو شاید ہی کوئی عمارت بچی ہوگی

پنڈت نند لعل صاحب سب پوسٹماسٹر ڈاکخانہ اقبال گنج بڑے خلیق اور اول درجے کے بھلے مانس ہیں اپنے فرض منصبی کو نہایت ہی خوش اسلوبی اور خندہ پیشانی سے بجا لاتے ہیں۔ پبلک ان سے بہت خوش ہے۔ ایسے ایسے خلیق اور ملنسار کلرک ہی اس محکمہ میں ہونے چاہئیں۔

اکثر سڑکوں کی نہایت ہی ردی حالت ہے بارش کے دن ان کا نظارہ واقعی قابل دید ہوتا ہے۔ اجلاس تقاضا ہے کمیٹی جلد اس وقت کو رفع فرماویگی

جب سے میرزا امام الدین صاحب فوت ہوئے ہیں مستقل طور سے انسپکٹری اشیائے خوردنی وغیرہ وغیرہ کسی صاحب کے سپرد نہیں ہوئی۔ اس طرف بھی توجہ مبذول فرمانے کی ضرورت ہے۔

لالہ کانشی رام صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر جو اس شہر کے رئیس ہیں۔ اور نہایت ہی نیک نیت اور انصاف پسند حاکم ہیں یہاں سے تبدیل ہونے ہیں اور ان کی جگہ مسٹر آر۔ مترا صاحب بہادر تشریف فرما ہونگے سنا جاتا ہے کہ صاحب بہادر بھی ہر صفت موصوف ہیں خدا کرے کہ جناب عرصہ دراز تک ضلع مذکور میں تشریف فرما رہیں۔ ماسٹر مراد ہاکشن

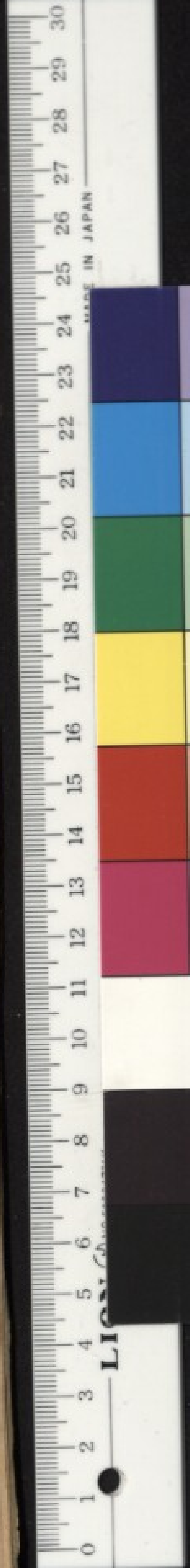
اشتہار

ناظرین مندرجہ ذیل اشیا خرید کر فائدہ اٹھاویں۔

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل قیمت فی شیشی خورد چھ آنے کلاں دس آنے۔

سفری چاء یہ چاء تھوڑی مقدار میں گرم پانی میں ڈالنے سے عمدہ خوش ذائقہ چاء تیار ہو جاتی ہے۔ نہ اس میں دودھ کی ضرورت نہ چاء نہ چینی کی سب کچھ اس میں تیار رہتا ہے گیارہ آنے پونڈ۔

مصالحہ گیسو فی ٹکیہ ۲ محصولڈاک بذمہ خریدار آرمول نے پر تازہ تیار کر کے روانہ کیجاتی ہیں المشتہر جی۔ ایم تاج بخش احاطہ لودیانہ



لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

ہیضہ اور طاعون جنا بات ہی کیا ہے۔ ہرلوگوں کا آرام آیا اور ساتھ ہی جگہ جگہ ہیضہ جا بھی ناممکن ہے پہلے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کا فور گھر میں ڈال رکھتے۔ یہ ڈاکٹر بیس کے برمن کا تیار کردہ اصل عرق کافور۔ ۲۳ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کارآزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے ۱۸۹۹ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچ گئی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں نکال دل بھر لیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی عمر ڈاک محصول ایک سے تین شیشی تک ۵ مراستحان کا بلاقیمت دیا جاتا ابھی ضرور آزمائیے اگر آپ بلاقیمت اس کے نمونہ کو آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ ٹکٹ ایک لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خاندہ فرسوں کے نام پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھیے گا۔ المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ فرنگی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) میں مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے اسکول الہ بمع محصول عہ ۲ مع محصول عہ قیمت ۸ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائی مینیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیے۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ۔

ایڈیٹر پادری ڈبلیو سی۔ اوہ۔ بیادر صاحب تھانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ معہ محصولڈاک

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ ۲
ہندوستان پنجاب معہ ۔ ۲ ؍۸
غیر ملک سے ۔ ۵ ؍
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲؍	ے؍	ے
چوتھائی کالم	ے؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پُرفضا محل وقوع

مستند استاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر کوول دکرسی میز وغیرہ دیگر سامان مثل الماری، میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے ماہ للعہ تک کر کوول لعہ

حزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلیئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑبال غبار پھولا سیل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلیئے کافی ہے بلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خاص ممیرہ فی ماشہ عنہ مصری تولہ ہے خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے

المشتہر پروفیسر میا سنگہ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براونزر چھپا اور شایع ہوا